Regd No. L. 5254 185

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱ر

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم ۔ شنبہ

چندہ سالانہ بیرون پاکستان سے تیس روپے

۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۴ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۲۴ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۴۷

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بعافیت ناصر آباد پہنچ گئے

کنری ۲۲ فروری (برقیہ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ معہ قافلہ بعافیت ناصر آباد پہنچ گئے ہیں الحمد للہ — حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اس تار میں اطلاع دی ہے کہ حضور کو پیچش اور Lumbago کی تکلیف ہے۔ گو پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۳ فروری۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ آپ بخیریت ہیں الحمد للہ

نہرو کے غیر مستقل رویہ کا پول

لنڈن ۲۳ فروری ۔ لارڈ وینشارٹ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ پاکستان کے متعلق پنڈت نہرو کے رویہ کے پیش نظر ان کا یہ دعوےٰ کہ وہ ایشیا کی راہ نمائی اور ثالثی کا فرض انجام دیں گے صحیح نہیں تصور کیا جاسکتا۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نام ایک اور خط میں برطانوی وزارت خارجہ کے مستقل انڈر سیکرٹری رقمطراز ہیں۔

جہاں مسلم حکمران اور ہندو آبادی کی اکثریت ہے مسٹر نہرو کہتے ہیں ہم یہاں قبضہ کریں گے۔ لیکن جہاں غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور حکمران ہندو ہے۔ وہاں بھی مسٹر نہرو کہتے ہیں یہاں بھی ہمارا ہی تسلط ہوگا۔ حالانکہ کسی اصول کے ماتحت بھی ان کے دونوں دعوے صحیح نہیں ہوسکتے۔

اپنی غلطی کو قطعی بنانے کے لئے مسٹر نہرو تمام تجاویز کو مسترد کرکے وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ دولت مشترکہ کے وزیر اعظم کی کانفرنس کی تجاویز کو اصل کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ایک آسان نسخہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہے۔ ہم پہلے بھی یہ سن چکے ہیں۔ مگر اس پر عمل پرانے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ انہیں خود اپنے تضاد کا احساس ہے۔ کہ فرانسیسیوں سے وہ ہند چینی سے نکل جانے کو کہتے ہیں۔ جس کے بعد سارے جنوب مشرقی ایشیا پر اشتراکیت قابض ہو جائے گی۔ کشمیر میں ۹۵ فیصدی آبادی مسلمانوں کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غالباً وہاں کے باشندوں کا صرف پانچ فیصدی حصہ ان کا وہاں رہنا پسند کرتا ہے۔ ہند چینی کے باشندوں کے پانچ فیصدی سے بہت زیادہ حصہ فرانسیسیوں کے قیام کا خواہاں ہے۔ مسٹر نہرو خوش قسمت ہیں کہ فرانسیسی اس قدر مہذب ہیں۔ کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ خود بھی اس اصول پر عمل کریں۔ جس کی دوسروں کو وہ دعوت دیتے پھرتے ہیں۔ مسٹر نہرو کو اشتراکی چین سے بڑی ہمدردی ہے۔ اور وہ دعوت دیتے ہیں کہ ہم بھی اس ہمدردی میں شریک ہوں خواہ اس سے فرانس کا نقصان ہی کیوں نہ ہو آپ علاقائی توسیع کے بھی خواہاں ہیں۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ دولت مشترکہ کے ایک رفیق ملک کے ساتھ ان کا رویہ ایسا تلخ ہے۔ لیکن دولت مشترکہ کے کھلے ہوئے دشمنوں سے وہ نرمی اور معقولیت سے پیش آنا چاہتے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے ملک میں وہ یہ آمرانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ انصاف وہی ہے جس سے ان کو فائدہ پہنچتا ہو۔ اور اس لئے ایشیا میں ثالثی راہ نمائی کرنے کے متعلق ان کا دعوےٰ غلط ہے (استار)

دنیا کے موقر جرائد کا اقوام متحدہ سے مطالبہ:-

سلامتی کونسل کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان کو ریاست جموں و کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق واضح احکام جاری کرے

لاہور ۲۳ فروری ۔ اگلے دن لیک سکیس میں کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے جو مشترکہ اینگلو امریکی ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے۔ دنیا کے موقر اخباروں نے اس پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان کو ریاست سے اپنی فوجیں ہٹا لینے کے متعلق واضح طور پر احکام جاری کرے۔ اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ کونسل کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان کو فوجیں ہٹانے کے متعلق واضح طور پر احکام جاری کرے۔ ورنہ اس جھگڑے میں جو تین سال سے چل رہا ہے کوئی کامیابی نہیں ہوگی۔ اخبار رنڈکولم نے قرارداد کے اس حصے پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ جس میں ریاست کے سرحدی علاقوں کے بارے میں ساری اکثریت کے باوجود مقامی اکثریت کی آڑ لے کر، علاقے ہارے ہوئے فریق کو دیئے جاسکیں گے — نیویارک ہیرلڈ — نے لکھا ہے کہ اگر یہ جھگڑا اس نئے طریق کار سے طے نہ ہوا تو ایسے دو فریقوں میں خونریز جنگ شروع ہونے کا امکان ہے، جو ایشیا میں دو مضبوط غیر کمیونسٹ ملک ہیں اور اپنے وسائل باہم خانہ جنگی میں کھو رہے ہیں۔ ایک مقامی جریدہ — پاکستان ٹائمز — نے قرارداد کی اس شق کو شر انگیز قرار دیا ہے۔ جس میں رائے شماری کے بعد بھی ہندوستان کو سرحدوں میں ردوبدل کے امکان کا یقین دلایا گیا ہے۔ اور جس میں ہندوستان کو اکثریت کی آڑ لے کر علاقے دیئے کی گنجائش موجود ہے — نوائے وقت — نے اس پر شدید نکتہ چینی کی ہے کہ پنجاب کی تقسیم کے وقت جن دیگر امور کی آڑ لے کر مسلم اکثریت کے علاقے ہندوستان کو دیئے گئے تھے۔ انہی دیگر امور کی بناء پر ریاست کا فیصلہ کیا جائے گا — جنگ کراچی — نے قرارداد میں سے تقسیم کے امکان سے متعلقہ حصے کو حذف کر دینے کی تلقین کی ہے۔ روزنامہ انجام — نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا ہے۔

حمید الحق چودھری اور سات دوسرے ارکان مسلم لیگ سے نکال دیئے گئے

ڈھاکہ ۲۴ فروری آج مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے حمید الحق چودھری کو لیگ کی وحدت کو نقصان پہنچانے اور غیر آئینی طور پر کونسل کے اس اجلاس میں شرکت کے باوجود جس میں مولانا اکرم خان کی بجائے مولانا عبد اللہ الباقی کو صدر تسلیم کیا گیا تھا۔ ایک درجن سے زائد ارکان کونسل کو اپنے ساتھ ملا کر جماعت کے آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ۵ سال کے لئے مسلم لیگ سے نکال دیا ہے۔ دیگر سرگرم حصہ لینے والے سات ارکان کو تین تین سال کے لئے نکال دیا گیا ہے۔ اور باقیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے ۱۳ افراد کی ایک رابطہ کمیٹی بٹھا دی گئی ہے۔ مجلس عاملہ نے مسلم لیگ کے ابتدائی انتخابات کی مہم ۲ اپریل کو شروع کرنیکا فیصلہ کیا۔

تعلیم الاسلام کالج میں علمی لیکچر

مسٹر انور کمال سیکرٹری اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۴ فروری (بروز ہفتہ) ۴ بجے بعد دوپہر پروفیسر فضل الٰہی ایم۔ اے صدر شعبہ اقتصادیات ایم۔ اے۔ او کالج "ٹریڈ سائیکلز" Trade cycles کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائیں گے۔ جناب ایم حسن ایم۔ اے پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس صدارت کے فرائض سر انجام دیں گے۔

پنجاب اولمپک ایسوسی ایشن کی سلور جوبلی کا جشن

— پانچ نئے ریکارڈ قائم کئے گئے —

لاہور ۲۳ فروری آج یہاں تیسرے پہر گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر نے پنجاب اولمپک ایسوسی ایشن کے سلور جوبلی کے جشن کا افتتاح کیا۔ افتتاح کے بعد کھیلوں کا آغاز ہوا۔ جس میں ۵ نئے پاکستانی ریکارڈ قائم ہوئے۔ یہ جشن اپنی روایتی شان کے ساتھ منایا گیا۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے کھلاڑیوں کو ملک کی قومی دولت کے نام سے تعبیر کیا۔ کھیلوں کے آغاز سے پہلے کھیلوں میں حصہ لینے والے تمام متعلقہ ممالک کے پرچم لہرائے گئے۔

چنیوٹ کے انتخابی حلقے میں احمدی ووٹر مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دینگے۔

ربوہ ۲۳ فروری مرکز احمدیت سے مکرم مرزا عزیز احمد صاحب نے حسب ذیل تار الفضل کے نام بغرض اشاعت ارسال کیا ہے:-

مرکز ربوہ کے احمدی ووٹروں نیز احمد نگر اور دیگر مقامات کے احمدی ووٹروں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ چنیوٹ کے حلقہ انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالیں گے۔ اور ہر ممکن امداد کریں گے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۴ فروری ۱۹۵۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ ہم اپنے قدم تیز تر کر دیں۔

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے تحریک احمدیت کی بنیاد رکھی ہے۔ مخالفین اس کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ مخالفین نے کوئی حربہ نہیں جو مخالفت میں استعمال نہیں کیا۔ جماعت کو بدنام کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ افترائیں گھڑی گئی ہیں۔ حوالوں میں تحریف و تبدیل کی گئی ہے۔ عوام کو بھڑکانے کے لئے طرح طرح کے الزامات لگائے گئے ہیں عوام کو اکسا کر بائیکاٹ کئے گئے ہیں۔ تمدنی اور معاشی رکاوٹیں ڈالی گئی ہیں۔ بے گناہوں کو شہید کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالےٰ کا یہ قافلہ روز بروز آگے ہی قدم رکھتا چلا گیا ہے۔ یہاں تک کہ خود مخالفین کو اظہار تعجب ہی نہیں کرنا پڑا۔ بلکہ یہاں تک کہنا پڑا لو کانوا مسلمین کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ کاش ہماری جماعت بھی یا ہمارے افراد بھی وہ کرتے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

چوہدری افضل حق۔ جیسے احراری اور مولوی ظفر علی جیسے دشمن عنید کے قلم سے مجبوراً جماعت کے کام کی تعریف میں کلمات لکھوا لینا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ وہ قلم ہیں جو جماعت احمدیہ کے معاملات میں کبھی سیدھے چل نہیں سکتے تھے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے قابل عزت امام علیہ السلام اور قابل احترام خلیفہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں گستاخیاں کرنا جن کی فطرت ثانیہ ہو چکی ہے۔ وہی افترائیں گھڑنے والے قلم وہی کیچڑ اچھالنے والے قلم وہی استہزا و تمسخر کی گندگی سے آلودہ قلم مجبور ہو گئے۔ کہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام کا لوہا مانیں کیوں؟

اس لئے کہ آپ نے اپنی ہمتوں سے بڑھ کر اپنی وسعت سے فزوں تر وہی کام کیا جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا۔ جو آپ کے امام نے اللہ تعالےٰ سے حکم پاکر آپ کے سپرد کیا تھا چونکہ آپ کا وہ کام آسمان پر قبولیت پا چکا ہے۔ اس لئے آسمان کے فرشتوں نے ان دشمنان حق کے قلم پکڑ لئے۔ اور ان سے وہ کلمات لکھوا دیئے۔ جو اگر ان کا بس چلتا تو وہ کبھی نہ لکھتے۔ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ تم اپنے کجرو ارادوں سے جتنا چاہے اپنا قلم چلا لو۔ تمہارے اس قلم سے حق بھی ضرور لکھوائینگے چنانچہ انہوں نے لکھا۔ جب ان کے قلم لکھ چکے اور ان کا لکھا ہوا دنیا میں پھیل گیا۔ تو وہ پچھتائے اور غصہ میں آکر اور بھی بڑی بڑی افترائیں گھڑنے لگے۔ اور بھی جھوٹ تصنیف کرنے لگے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے آسمان پر پکار اٹھے۔

موتوا بغیظکم۔

وہ کام جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے سپرد کیا ہے تبلیغ ہے۔ زمین کے کونے کونے میں باری تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا جھنڈا نصب کرنا۔ ہاں ہاں۔ آج یہ جھنڈا۔ افریقہ۔ یورپ۔ ایشیا شمالی امریکہ جنوبی امریکہ۔ جزائر الغرض زمین کے کونے کونے میں لہرا رہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ جھنڈا جماعت احمدیہ کے ذریعہ لہرا رہا ہے۔ مشرق و مغرب کی اسلامی قومیں دیکھ رہی ہیں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناتواں اور کمزور مجاہد چار دانگ عالم میں نکل پڑے ہیں اور کفر کے گڑھوں پر حملے کر رہے ہیں۔

یہ وہ اعجاز خداوندی ہے۔ جس کو دیکھ کر مسلمان حیران ہیں۔ اسلامی قوموں کے زعمار ششدر ہیں اور اپنی اپنی قوم کو غیرت دلا رہے ہیں۔ یہ وہ راستہ ہے۔ جس کی حقانیت کو فلسطین کے مفتی اعظم نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور حال ہی میں کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں کو دنیا کے کونے کونے میں اسلامی مشن کھولنے چاہئیں۔ چاہئیں! گویا وہ ابھی سوچ ہی رہے ہیں اور دیکھو! مسیح موعود علیہ السلام کے دیوانوں نے احمدیت کے پروانوں نے وسیع پیمانے پر اس کی بنیاد ہی نہیں رکھدی۔ بلکہ دیواریں بھی اٹھا لی ہیں۔ اور وہ دیکھ رہے ہیں اور ابھی سوچ رہے ہیں۔

یہ معجزہ بے شک خدا تعالےٰ کے فضل سے ظہور پذیر ہوا ہے۔ مگر اسکے فضل نے اس کا معرض وجود میں آنا تمہارے ذریعہ پسند فرمایا ہے کیونکہ تم نے اسکی آواز پر لبیک کہا۔ اور اپنی قربانیاں اس کے سامنے پیش کر دیں۔ اس نے اپنے فضلوں کے لئے تم کو چن لیا ہے۔ اس نے تمہارے سینوں میں اسلام کی آگ بھڑکا دی ہے۔ کیونکہ تم نے اس کے لئے خوشی سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر قربانیاں کی ہیں۔ تم نے خوشی سے اس کے لئے ماریں کھائی ہیں۔ تم نے خوشی سے اس کے لئے مونہوں پر کالک ملوائی ہے۔ پتھر کھائے ہیں۔ اینٹیں کھائی ہیں۔ طعنے سنے ہیں۔ گالیاں برداشت کی ہیں۔ بے عزتیاں سہی ہیں۔ مگر اُف نہیں کی۔ اسلئے یقیناً ہماری کامیابی کا دن تیزی سے ہماری طرف آرہا ہے۔ آؤ ہم اسکو نصف راہ میں جا لیں اپنے قدم تیز تر کر دیں "تحریک جدید" کی الہٰی تحریک کو اور بھی مضبوط کر دیں۔ کیونکہ یہ تمام اعجاز اسی الہٰی تحریک کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ جو ہمارے پیارے امام نے آج سے پندرہ سولہ سال پہلے الہٰی ارشاد سے شروع کی تھی۔ آپ کے بیرونی مشن اسی تحریک کے بل پر قائم ہوئے ہیں اور ان کی آئندہ ترقی اسی تحریک کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسلئے اپنے وعدے پورے کرنے میں ذرا بھی تساہل نہ کیجئے۔ تاکہ آپ بھی دوسروں کی طرح صرف سوچنے والے نہ ٹھہرائے جائیں احمدی کی تعریف عمل ہے۔ عمل ہی سے آپ کا نام اسلامی قوموں کے سطح پر چمک رہا ہے یہی وجہ ہے جس سے آپ ان پر بازی لے گئے ہیں۔

عُذر

وہ لوگ جن کی رگوں میں صرف سیاست ہی سیاست رچ گئی ہے۔ اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا صرف ایک ہی پہلو یعنی اجتماعی پہلو ہی ہے۔ اور انفرادی پہلو کوئی نہیں۔ اور کہ جب تک حکومت صالحین کی نہ بنے کسی شعبہ زندگی میں اسلام کی نمود ہو ہی نہیں سکتی ایک لا علاج مرض میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کا ترجمان "کوثر" فلسطین کے مفتی اعظم کی تقریر پر جو انہوں نے تبلیغ اسلام کے متعلق کراچی میں کی ہے لکھتا ہے۔

"مفتی صاحب کے ذہن میں تبلیغ اسلام کا جو تصور ہے۔ وہ زیادہ تر مسیحی مشنوں کے کاروبار پر مبنی ہے۔ حالانکہ اسلام اور مسیحیت میں جو عظیم فرق ہے وہ یہ ہے کہ اسلام، انسانی زندگی کا ایک عملی دستور ہے۔ جس کا تعلق قول سے زیادہ عمل سے ہے"۔

کوثر کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمان بھی امریکہ میں مشن کھولیں گے۔ تو وہ بھی صرف قول ہی پر اکتفا کریں گے چونکہ امریکہ میں مسلمانوں کی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے وہاں صالح قیادت کا ڈھونگ نہیں چل سکتا۔ کیونکہ اسلام کا منتہائے مقصود تو دوسروں کی سیاسی قوت چھیننا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ اگر سیاست ہی اپنے ہاتھ میں نہیں تو حیف ہے اسلامی عملی دستور پر عمل ہے تو بس یہی کہ وہاں جاؤ جہاں چھٹتے ہی پہلے قیادت پر ہاتھ مارلو ورنہ گھر ہی میں چانس لو۔ یہ جو حضرت معین الدین چشتیؒ حضرت علی ہجویریؒ وغیرہم دوسرے صلحاء اور درویش گھر بار چھوڑ چھاڑ کر ہندوستان چلے آئے تھے۔ یہ تو بالکل ہی بے عمل لوگ تھے نہ کوئی حکومت بنائی نہ قیادتیں بدلیں۔ عوام کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کا پیغام نقش کر دیا تو کیا کر لیا یہ بھی کوئی کام ہے۔ جو انہوں نے کیا پھر "کوثر" لکھتا ہے۔

"تبلیغ اسلام کے مدعی صرف مشن قائم کر کے رہ جاتے ہیں۔ جن کا چرچا ان کے اخباروں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور عملی دنیا میں ان کی نمود کم"

ان صالحین کی اپچ یہ ہے کہ جب تک قیادت ہاتھ نہ آئے کچھ ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہم کرینگے۔

وہ کہتے ہیں سودیشیوں سے تنگ کر
ہمیں چاند لادو تو ہم سوت کاتیں

اسی ضمن میں "الاعتصام" کے اہلحدیث سخرہ نویس ابو الکلاس فرماتے ہیں۔

"مفتی اعظم امین الحسینی نے کراچی کے ایک اجلاس میں فرمایا کہ مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک عالمگیر ادارہ قائم کرنا چاہیئے۔ تاکہ وسیع پیمانے پر تبلیغ اسلام ہو سکے۔

ان الفاظ پر مدیر الفضل پھولے نہیں سماتے وہ فرماتے ہیں کہ یہ کام تو احمدی کر رہے ہیں۔ اور یہی مشن حضرت مرزا صاحب کا تھا۔ اور مفتی اعظم نے بھی یہ الفاظ کہہ کے مرزائیوں کی تائید کی ہے مدیر الفضل کی خدمت میں گزارش ہے کہ مفتی اعظم کا مطالبہ اسلام کی تبلیغ ہے نہ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت و رسالت کا ڈھنڈورہ پیٹنا

مفتی اعظم تبلیغ اسلام کے پردے میں یہ نہیں چاہتے۔ کہ مختلف ممالک سے روپے بٹورنے کے لئے "چندہ ایجنسیاں" قائم کی جائیں اور ان پر چند منیجر اور اکاؤنٹنٹ "مبلغ" کا لیبل لگا کر بٹھا دیئے جائیں۔ اور کبھی کبھار کسی گورے بھیک منگے کو پکڑ کر آمد و رفت کا کرایہ اور "الاؤنس" دیکر یہاں بھیجدیا جائے اور لوگوں سے کہا جائے کہ دیکھو ہم نے انگریزوں کو بھی مسلمان بنا لیا ہے۔ (الاعتصام ۲۳ فروری)

ہم اسکو بلا تبصرہ ہی چھوڑتے ہیں کیونکہ یہ بہترین خارجہ [illegible]

اعلان نکاح

۱۸ فروری ۱۹۵۱ء کو مکرم عبد [illegible] اختر ایم۔ اے ربوہ کا نکاح [illegible] خان محمد نواز خان صاحب ساکن سیالکوٹ شہر کی صاحبزادی [illegible] صاحبہ کے ساتھ بعوض تین ہزار روپے مہر پر حضرت حافظ عبد [illegible] صاحب سیالکوٹ چھاؤنی نے مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں پڑھا [illegible] مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا زمیندار کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے؟

اگر نہیں

تو اُسکی اصلاح کے صحیح طریقے کیا ہیں

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

میری رائے یہ ہے کہ ہمارے ملک کا عام زمیندار یعنی جو زمین کاشت کرتا ہے۔ خواہ اپنی مِلک کی ہو یا کسی اور کی لے کر کاشت کر رہا ہو۔ ان دونوں کی حالت نہایت کمزور اور خراب ہے۔ اور یقیناً ان کی مشکلات کو دور کرنا حکومت اور ان کے ان بھائیوں کا فرض ہے جو ہاتھ سے زراعت نہیں کرتے۔ میرے نزدیک زمیندار کی یہ خراب حالت (میں زمیندار لفظ اس باب میں جب لکھوں گا اس کے معنے زمین سے روزی کمانے والے کے ہوں گے کسان یا غیر کسان کا امتیاز نہیں ہوگا) کئی اسباب سے ہے۔ جن میں سے موٹے موٹے اسباب یہ ہیں:۔

(۱) زمیندارہ طریق میں نقص یعنی زمیندار اُن تمام طریقوں کو استعمال نہیں کرتے۔ جن کے ذریعہ مغربی ممالک کے زمیندار آمدن پیدا کر رہے ہیں۔

(۲) سڑکوں اور ذرائع آمد و رفت کی کمی

(۳) صنعت حرفت کا کم ہونا۔ اور بے موقع ہونا۔

(۴) زمینداروں کی مزدوری کے کاموں سے نفرت۔

(۵) زمینوں کے مالکوں کا زمین کاشت کرنے والوں سے جابرانہ سلوک

(۶) زمینوں کی حکومت کی طرف سے وقت پر نگہداشت نہ ہونا۔

(۷) کاشت کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے زمینداروں کو صحیح راہنمائی نہ ملنا۔

(۸) ملک کی افتادہ زمینوں کو قابل کاشت نہ بنانا۔

(۹) افسروں کی ناواجب لوٹ کھسوٹ

(۱۰) زمیندار کا طبعاً فخر و مباہات کا شکار ہونا۔

(۱۱) مقدمہ بازی

(۱۲) روپیہ کا بوقت ضرورت مہیا نہ ہو سکنا۔

زمیندارہ طریق میں نقص

اب میں باری باری ایک ایک عنوان کو لے کر مختصر اسکو بیان کرتا ہوں۔ میں سالہا سال سے مغربی ممالک کے زمینداروں کے متعلق تحقیقات کر رہا ہوں۔ اور وہاں کی پیداوار کے متعلق میں نے کتابیں دیکھی اور پڑھی ہیں۔ اور بحث و مباحثہ اور مطالعہ کے بعد میں اس تجویز پر پہنچا ہوں۔ کہ ہمارے ملک کے زمیندارانہ تمدن اور مغربی ممالک کے تمدن میں جتنا فرق ہے۔ اس کا سبب یہ نہیں کہ غیر ملکوں کی پیداوار ہمارے ملک سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ غیر ملکی زمیندار اپنی مملوکہ جائداد کے ہر حصہ کو ہر طریق سے آمدن پیدا کرنے میں لگاتا ہے۔ جب کہ ہمارا زمیندار ایسا نہیں کرتا یہ عجیب بات ہے کہ امریکہ کا زمیندار مزدور سو ڈالر سے ڈیڑھ سو ڈالر تک ماہوار کماتا ہے۔ وہاں کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ سے زیادہ یہاں سے دوگنی فرض کر لینی چاہیئے۔ پس سوال یہ ہے کہ باوجود اسکے اتنی رقم مزدور کو کس طرح دی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یا تو مزدور زیادہ کام کرتا ہے اور یا پھر کھیتی باڑی کو ایسے طریق پہ چلایا جاتا ہے۔ کہ علاوہ فصل کی آمدن کے اور آمدنیں بھی اس سے حاصل ہوتی ہیں۔ اب تک ہمارے ملک کی طرف سے زمیندارہ اصلاحات کے لئے جتنے مشن بھی غیر ممالک کو جاتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی انسٹی ٹیوٹ اور بڑے بڑے فارمول کو دیکھ کر واپس آجاتے ہیں۔ حالانکہ اصل چیز دیکھنے والی یہ ہے کہ جن ملکوں میں زمینیں تھوڑی ہیں

الف۔ ان میں عام طور پر فی کس کتنے ایکڑ زمین زمیندار کے پاس ہے۔

ب۔ اس ملک کی زمین میں کن کن چیزوں کی کاشت کی جاتی ہے۔

ج۔ فی ایکڑ کاشت شدہ اجناس کتنی کتنی پیدا ہوتی ہے۔

د۔ منڈی میں ان اجناس کی کیا قیمتیں ہیں۔

ہ۔ کیا اجناس کی قیمتوں کی میزان اتنی رقم کو پہنچتی ہے۔ جس رقم میں مغربی ممالک کا زمیندار گھرانہ گزارہ کرتا ہے۔ اور کیا وہ میزان ہمارے ملک کی میزان کے مطابق ہے۔؟ اگر نہیں تو باہم کتنا تفاوت ہے

و۔ اگر زمین کی اجناس کی پیداوار اس رقم سے کم رہتی ہے کہ جس میں زمیندار گذارہ کرتا ہے یا کر سکتا ہے۔ تو باقی رقم اسکے پاس کہاں سے آتی ہے۔

جہاں تک میرا خیال ہے۔ ایسے بہت سے ممالک پائے جاتے ہیں۔ جن کی اقتصادی حالت ہم سے اچھی ہے۔ لیکن جن کی زمینداری فی خاندان اس سے زیادہ نہیں ہے۔ جتنی کہ ہمارے ملک کی ہے۔ ابھی ہمارے ایک دوست اٹلی سے آئے ہیں۔ اُن کی شادی ایک انگریز کے ہاں ہوئی ہے۔ جنگ کے بعد ان کے ذرائع آمد بند ہو گئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ان کا گذارہ کس طرح چلتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہر قسم کی اشیاء خوردنی میرا خُسر بھجوا دیتا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے خسر کی جائیداد کیا ہے اس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔ کہ ان کے خُسر کے والد نے کسی وجہ سے اپنے بیٹے کو ورثہ سے محروم کر دیا تھا۔ اور جائیداد اپنی بیٹی کو دے دی تھی باپ کے مرنے کے بعد بھائی کی حالت خراب دیکھ کر بہن نے بھائی کو اٹلی کی جائداد سپرد کر دی جو تیرہ چودہ ایکڑ کے برابر ہے۔ اور اس پر تین ہاری یا کسان کام کر رہے ہیں۔ وہ تینوں ہاری اچھی حالت میں ہیں۔ اور ان کا خسر بھی اسی جائداد سے گذارہ کرتا ہے۔ اور ان کی امداد کرتا ہے۔ اور کچھ آمدن اپنی بہن کو بھی بھیجتا ہے۔ میرے لئے یہ نہایت ہی حیرت انگیز بات تھی۔ میں نے ان پر جرح کی کہ اتنی تھوڑی سی زمین سے اس قدر آمدن پیدا کس طرح ہو سکتی ہے۔ یہ تو نہیں کہ یورپ کی زمینیں بیس بیس گنے غلہ پیدا کرتی ہوں۔ چونکہ وہ واقف نہیں تھے پہلے وہ میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے لیکن آخر کرید کرید کر مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ وہاں کا فارم باغ بھی ہے، کھیت بھی ہے۔ سؤر پالنے کی جگہ بھی ہے، شہد کی مکھیاں پالنے کی جگہ بھی ہے۔ مرغیاں پالنے کی جگہ بھی ہے، گائے پالنے کی جگہ بھی ہے، اور غلّہ کے علاوہ سبزی ترکاری بھی اس میں سے پیدا کی جاتی ہے۔ اور زمین کے ایک ایک چپّے کو اس طرح استعمال کیا جاتا ہے کہ زمین سونا اُگلنے لگ جاتی ہے۔ اسی قسم کی گواہیاں مجھے دوسرے لوگوں سے بھی ملی ہیں۔ اور بعض کتابیں بھی میں نے اس بارہ میں پڑھی ہیں جن سے اس کے مطابق حالات معلوم ہوتے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے ایک انگریز نومسلم دوست نے انگلینڈ میں چند ایکڑ زمین مقاطعہ پر لی ہے اور ایک ملازمت جو ہمارے پاکستان کے نقطۂ نگاہ سے نہایت اچھی ملازمت کہلائے گی اسے چھوڑ کر انہوں نے زمیندارہ شروع کیا ہے مجھے ان کے خطوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس تھوڑی سی زمین سے انہوں نے وہ رقم جو قرض اٹھا کر انہوں نے مقاطعہ پر خرچ کی تھی اس کا بھی کچھ حصہ انہوں نے ادا کر دیا ہے اور ان کی مالی حالت ملازمت سے زیادہ اچھی ہے ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ زمیندارہ طریق میں اصلاح کا جو قدم اس وقت تک حکومت اٹھاتی رہی ہے۔ وہ صحیح نہیں تھا۔ ہمیں اپنی راہنمائی کے لئے امریکہ نہیں جانا چاہیئے۔ جہاں وسیع اور کھلی زمینیں پڑی ہوئی ہیں۔ نہ روس جانا چاہیئے۔ جہاں بھی آبادی کے بڑھنے کے لئے وسیع مواقع موجود ہیں۔ ہمیں اپنے زمیندارہ طریق کی اصلاح کے لئے اٹلی جنوبی انگلستان اور جنوبی اور وسطی جرمنی میں جانا چاہیئے۔ ممکن ہے فرانس اور سپین سے بھی اور شام اور لبنان سے بھی اس بارہ میں ہم کو کچھ مدد مل سکے۔ جو وفد ان ملکوں کے دورہ کے لئے جائیں۔ ان کو عملی طور پر ایسے کھیتوں میں کام کرنے کی ہدایت ہو۔ جن کی کل زمین دس پندرہ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔ وہ عملی طور پر معلوم کریں۔ کہ ان کے مالکوں کی کیا حالت ہے۔ اگر ہمارے ملک سے اچھی حالت ہے۔ تو وہ کس ذریعہ سے بنائی جاتی ہے۔ اور کہاں سے اسکے لئے آمد پیدا کی جاتی ہے۔

جہاں تک میں دیکھتا ہوں۔ ہمارا زمیندار پوری محنت سے کام نہیں لیتا۔ اس کا بہت سا وقت حقّہ میں یا اسی قسم کی اور لغویات میں صرف ہوتا ہے۔ اس کی گھریلو محبت اتنی مر چکی ہے کہ اگر اسے اپنے کھانے کے لئے روٹی مل جائے۔ تو وہ اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کا پیٹ بھرا ہے یا نہیں۔ اگر اس کی بیوی آدھی روٹی بھی اسکے سامنے کھاتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ ہر وقت چرنے سے ہی کام ہے اور کوئی ہوش نہیں۔ اگر وہ کھیت کے کناروں سے چولائی کا ساگ لا کر پکاتی ہے تو یہ نہیں کرتا کہ بیوی بچوں کا حصہ نکالے بلکہ روٹی پر سارا ساگ ڈال کر کھائے گا اور سمجھے گا کہ اب سب ذمہ داریاں ادا ہو گئی ہیں۔ اس حالت نے اسے صحیح جذبات سے محروم کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسکے اندر زندگی کے نئے جذبات پیدا کئے جائیں۔ یہ امید دلا کر کہ خدا تعالیٰ نے اس زمین میں بڑی طاقتیں رکھی ہیں اور کام میں بڑی برکتیں ہیں نہ یہ کہ لوٹ کھسوٹ کی عادت ڈال کر اور لوگوں کا مال چھین کر اسکے اخلاق کو اور بھی بگاڑا جائے۔ اسے ترکاری بونے، شہد کی مکھیاں پالنے، جانور رکھنے اور ان کے دودھ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احادیث میں پہلے ہی فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائیگا" (المسیح الموعود)

از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ

احمدیت کے مخالفین جب مذہبی مسائل میں احمدیت کے معقول دلائل کے مقابلہ میں لاجواب ہو کر سرنگوں ہو جاتے ہیں اور اپنے عقائد کی صداقت ثابت کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو اپنے غم و غصہ کا اظہار ایسے طریقوں سے کرنا شروع کر دیتے ہیں جو انسانیت اور شرافت کے لئے باعث ننگ و عار ہوتے ہیں اور پھر ان کے جواز کی ایک ہی دلیل پیش کرتے ہیں جو یہ ہے کہ:-

"دنیائے اسلام کا فیصلہ ہے کہ مرزائی مسلمان نہیں ہیں" (آزاد ۱۵ فروری ۱۹۵۱ء)

اس کا جواب یہ ہے کہ جب بھی کسی مامور نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر کوئی جماعت قائم کی ہے تو ہمیشہ ہی علمائے وقت نے اس کے مخالف آواز اٹھا کر دنیا میں شور برپا کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

"فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون" (المومن ع۹)

کہ جب ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل لیکر آئے تو یہ لوگ اپنی لیاقت علمی پہ نازاں ہوئے اور جس بات کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ انہی پہ الٹ پڑی۔ پس یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ علماء ہمیشہ خدا تعالےٰ کے فرستادوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے اور ان کے لئے ان کا علم حجاب اکبر بن گیا۔ اور وہ اپنے خشک علم کی بنا پر خیال کرنے لگے کہ ہم جیسا کوئی عالم نہیں اس لئے ہم غالب رہیں گے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے فرستادہ کی تائید کی اور دنیا کو معلوم ہو گیا کہ درحقیقت وہ علم حقیقی سے جاہل و بے خبر تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کی حالت کو اگر دیکھا جائے تو تمام بڑے بڑے بزرگوں کو علماء ظواہر نے کافر اور مرتد قرار دیا۔ حضرت امام غزالی کو کافر کہا گیا (انوار احمدیہ ص۸) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کو کافر کہا گیا اور آپ کی توہین کی گئی۔ (انوار احمدیہ ص۳)

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:-

"ہمیں اور ہماری طرح اور بہت سے عارفوں کو مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ جب ہم نے معارف و اسرار کا اظہار کیا تو ان مولویوں نے ہمیں زندیق کہا اور سخت ایذائیں پہنچائیں۔ اور ہم اس رسول کی طرح ہو گئے جس کی قوم نے تکذیب کی اور بہت تھوڑے لوگ اس پہ ایمان لائے اور سب سے سخت دشمن ہمارے وہ لوگ ہیں جو اپنے مشائخ کے مقلد ہیں۔"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

غرضیکہ کوئی بزرگ ایسا نہیں گذرا جس کا علماء ظواہر نے مقابلہ نہ کیا ہو۔ لیکن آخری زمانہ کے علماء کے متعلق تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ چنانچہ ان علماء کے متعلق لکھا ہے:-

"سو یہ بڑے بڑے فقیہہ۔ یہ بڑے بڑے مدرس۔ یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری اور خدا پرستی کا بجا رہے ہیں ... سچ پوچھو تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید۔ ابلیس کے شاگرد ہیں۔" (اقتراب الساعۃ ص۸ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی)

مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے متعلق مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں:-

"یہ تمام علماء اور ان کے متبع با اجماع اسلام مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ اس فتویٰ پہ علماء حرمین شریف اور مفتیوں اور قاضیوں کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں۔"

(کتاب حسام الحرمین صفحہ ۱۰۰)

پس کوئی فرقہ ایسا نہیں جس پہ کفر و ارتداد کا فتویٰ نہ لگایا گیا ہو۔ اہلحدیث جو غیر مقلد ہیں انہیں مقلدوں نے کافر و مرتد کہا ہے۔ اور خود اہلحدیث نے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے۔ پس اگر ایسے علماء نے حضرت مسیح موعود مہدی معہود و آخر زماں کو کافر کہا ہے تو وہ حضور اقدس کی صداقت کی دلیل ہے اور یہ بھی ضروری تھا کہ سب مل کر کفر کا فتویٰ دیتے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے کہ بنی اسرائیل کی طرح میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے جن میں سے ایک ناجی ہو گا جس کی تعریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی "وھی الجماعۃ" (مشکوٰۃ ص۱۹) کہ خبردار رہو کہ وہ ایک خاص جماعت ہو گی۔ یعنی مسلمانوں کے تفرق و تشتت کے وقت وہ ایک امام اور نظام کے ماتحت ہوں گے اور ناجی فرقہ کو ۷۳ فرقوں کے مقابلہ میں رکھ کر بتا دیا کہ وہ ۷۲ فرقے اس کے مخالف ہوں گے۔ اگر یہ کہا جائے کہ الجماعت سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں۔ اور حنفی شافعی مالکی وغیرہ ۷۲ فرقوں میں سے نہیں ہیں تو یہ غلط ہے جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:-

"اس وقت نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ امام۔ کنارہ کشی کا زمانہ ہے۔" (اقتراب الساعۃ ص۹۵)

آثار سے یہ بھی ثابت ہے کہ مسیح و مہدی کو کافر کہا جائے گا۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں

"مہدی علیہ السلام جب سنت کو رائج کریں گے اور بدعت کا ازالہ کریں گے تو اس زمانہ کے مولوی جو تقلید کے عادی اور اپنے بزرگوں کی اقتداء کے خوگر ہوں گے اس کے متعلق کہیں گے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کرتا ہے اور سب اس کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور کفر کے فتوے دینے کے عادی ہونے کی وجہ سے اسے کافر اور گمراہ قرار دیں گے۔" (حجج الکرامہ ص۳۶۳)

لہٰذا احراری مولویوں کا یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ مسلمان نہیں ہے یہ دلیل احمدیت کی صداقت پہ ایک برہان قاطع ہے کاش کہ احراری اس سے سبق حاصل کریں۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ تمام مولویوں نے احمدیوں کو کافر قرار دیا ہے۔ حالانکہ مولوی ظفر علی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ خواجہ حسن نظامی وغیرہ تو ان علماء کے خلاف فتوے دیتے ہیں۔ بلکہ مولوی ظفر علی صاحب تو یہاں تک لکھ چکے ہیں کہ:

"مسلمانوں کو علماء کے فتووں پہ بھروسہ نہ کرنا چاہیئے ...... علماء کے فتووں نے ترکوں اور خانہ خدا پہ گولیاں چلوائیں اور وہ کچھ کیا جو ایک سچا مسلمان کسی حالت میں گوارا نہیں کر سکتا۔" (دور جدید یکم جون ۱۹۳۶ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب سے سوال کیا گیا کہ:-

"کیا شیعہ اور مرزائی چکڑالوی کے پیچھے نماز جائز ہے؟"

مولوی صاحب نے جواب دیا:

"جو شخص خدا کو ایک مانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق مانے۔ اور قرآن کو خدا کا کلام مانے اور قبلہ کے رخ نماز پڑھے وہ مسلمان ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا سنی ہو یا مقلد ہو یا غیر مقلد۔ بوہرہ ہو یا خوجہ ہو۔ صوفی ہو یا وہابی نیچری ہو یا مرزائی ہو وہ مسلمان ہے۔"

(پیغام صلح ۲۳ اگست ۱۹۴۴ء)

حقیقت یہ ہے کہ دراصل اس فتنہ پرداز گروہ احرار نے احمدیوں پہ ظلم و ستم کرنے اور اپنے شرمناک افعال پر پردہ ڈالنے کے لئے فتویٰ کفر کو ایک آڑ بنا رکھا ہے۔ مگر یہ آڑ بھی احرار کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ احمدیت ایک خدائی تحریک ہے جو انشاء اللہ کامیاب ہو گی۔

حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی سرگودھا میں تقریر

جماعت احمدیہ سرگودھا کی درخواست پر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل سابق مبلغ ہالینڈ یہاں تشریف لائے مورخہ ۱۶/۱/۵۱ کو ۴ بجے شام جماعت مقامی نے ان کے اعزاز میں دعوت چائے ترتیب دی۔ جس میں پچاس کے قریب احباب نے شمولیت کی۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ۱۰۰ سے زیادہ دوستوں نے شرکت کی۔ جن میں بعض معزز غیر احمدی اصحاب بھی تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد حافظ صاحب موصوف نے "ہالینڈ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے ہالینڈ کے جغرافیائی۔ تاریخی اور تمدنی حالات بتانے کے بعد کہا کہ "اگرچہ ہالینڈ میں انڈونیشین مسلمان پہلے سے موجود تھے۔ لیکن وہ بالکل غیر منظم تھے چنانچہ ۱۹۴۷ء میں پہلی مرتبہ ہالینڈ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے مخالفت کے تند و تیز جھونکوں کے باوجود ترقی کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ساڑھے تین سال کے نہایت قلیل عرصہ میں وہاں ایک مختصر سی جماعت پیدا کر دی ہے۔ جن میں اس حد تک جذبۂ اخلاص موجود ہے۔ کہ ان میں سے دو خواتین کو محض اسلام قبول کرنے کی بناء پر طلاق دیدی گئی۔ جسے انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔"

آخر میں انہوں نے یورپ کے دوسرے مشنوں کی تبلیغی رکاوٹوں کا ذکر کرتے ہوئے دوستوں سے دعا کی درخواست کی۔ کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے خاص فضل سے تمام مبلغین کی کوششوں کو نوازے۔ اور جلد سے جلد اس مادی دنیا کو احمدیت کے روحانی چشمہ پر لا کھڑا کرے۔ آمین۔ احباب کو سوالات کا بھی موقعہ دیا گیا۔ اور اس طرح اس تقریر کا اثر بہت اچھا رہا۔ جناب صدر کی مختصر سی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(مخدوم عثمان علی سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد خان بہادر غلام محمد خاں صاحب کچھ دنوں سے بیمار رہتے ہیں۔ اور ان کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ نیز میری ہمشیرہ رضیہ بیگم کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد ابراہیم خاں (۲) میرے برادر مسلم ڈاکٹر محمد عمر صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ سے یورپ میں بہت زیادہ علیل ہیں۔ اس لئے تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر محمد منیر اسپیشلسٹ لارنس روڈ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

ربوہ

مسجد محلہ ج میں زیر صدارت جنرل پریذیڈنٹ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ۱۰ بجے صبح سے ۱½ بجے دوپہر تک پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسہ ہوا۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے احباب بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

۱۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے "تذکرہ" سے پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی آپ کو اس غرض کے لئے اس لئے چنا گیا کہ آپ کے پھوپھا حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کیلئے آپ کے ساتھ تھے۔ جب آپ نے ہوشیارپور میں اسلام کے احیاء کی خاطر ایک زندہ نشان کیلئے چالیس روزہ دعائیں کیں۔ اور ان دعاؤں کے قبولیت کے نتیجہ میں مصلح موعود کی بشارت آپ کو عطا کی گئی۔

۲۔ حضرت مفتی محمد صادق نے تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عمر ایک یا دو سال کی تھی جس سکول میں آپ نے تعلیم حاصل کی۔ اس کا میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ آپ کی تعلیم ظاہری لحاظ سے ناقص تھی مگر آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاس سے علم دیا۔ میری طبیعت شروع سے ہی اس طرف تھی کہ خدا تعالےٰ ان کو کوئی بڑا عہدہ دینے والا ہے۔ میاں غلام حسین صاحب بھیرہ کے رہنے والے صاحب کشوف والہامات تھے جب ۱۹۱۴ء میں اختلاف ہوا۔ تو منکرین خلافت میں سے دو تین آدمی آپ کے پاس گئے اور جا کر آپ سے پوچھا۔ میاں صاحب کیا آپ نے بھی محمود کی بیعت کر لی ہے۔ وہ تو کہتا ہے کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ میاں غلام حسین صاحب نے جواب دیا کہ آپ کو حضرت مرزا صاحب کی نبوت میں شک۔ رہا میں تو محمود میں آثار نبوت پا رہا ہوں۔

(۳) میر محمود احمد صاحب:۔ حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کتب سابقہ کی روشنی میں۔

(۴) مولوی دوست محمد صاحب:۔ حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی قرآن مجید و احادیث کی روشنی میں۔

(۵) مولوی محمد شفیع صاحب اشرف: حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی اقوال بزرگان کی روشنی میں۔

(۶) قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری:۔ پیدائش مصلح موعود کیلئے زمانہ کی تعیین اور دیگر علامات

(۷) مرزا محمد رفیق صاحب نے حضرت مصلح موعود کے ایک کارنامہ کو بیان کیا۔

(۸) مولوی ابوالعطاء صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارنامے بیان کئے

(۹) مولوی غلام باری صاحب سیف:۔ پیشگوئی مصلح موعود کی رو سے ہماری ذمہ داریاں۔

(۱۰) مولوی جلال الدین صاحب شمس صاحب تذکرہ سے وہ پیشگوئی پڑھ کر سنائی جو مصلح موعود کی پیشگوئی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمائی تھی۔ اور اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح قرآن کریم ایک زندہ نشان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا جو تا قیامت رہے گا اور کوئی اس کی نظیر نہیں لا سکتا۔ اسی طرح مصلح موعود بھی ایک زندہ نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا ہے۔ اور تا قیامت یہ نشان مخالفین احمدیت واسلام کیلئے ایک حجت ہے۔

بعد نماز ظہر والی بال اور فٹ بال کا میچ ہوا۔ اور بعد نماز عصر کبڈی کا میچ ہوا۔ یہ انتظام چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر کے سپرد تھا

بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اس کا انتظام ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے سپرد تھا۔

گولیکی

۲۰ فروری کو زیر صدارت محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوا جس میں مختلف مضامین پڑھے گئے اور پیشگوئی کی وضاحت کی گئی۔

حمیدہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گولیکی ضلع گجرات

اوکاڑہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۱ء کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مولوی نورالدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق شمس صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ نیز دو تقاریر ہوئیں۔ جن میں اس کی پیشگوئی کی عظمت ظاہر کی گئی۔

عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اوکاڑہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۵۱ء کو مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے کا نکاح شوکت جہاں بیگم بنت جناب محمد نواز خان صاحب ساکن سیالکوٹ شہر سے بعوض تین ہزار روپے مہر پر حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی نے پڑھا اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تعلق کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

زندہ مذہب

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل دارالمسیح قادیان

(۲)

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۳ فروری سنہ ۵۱ء

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہر قسم کی روحانی و اخلاقی ضرورتوں کو پورا کرنے والی کتاب ہے جس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ خدا نے ان الفاظ میں فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ ہم نے ہی اس کلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ یہ وعدہ نہایت شان سے پورا ہوا۔ لفظی طور پر قرآن مجید آج اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ تحریر کے علاوہ حفاظ کے سینے بھی اس کلام پاک کی حفاظت پر مامور ہیں اور معنوی حفاظت کے لئے خدا نے اس امت میں مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا اور اس زمانے میں خدا نے مجدد صدی چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی موعود کو اس امر کے لئے مامور فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے ثبوت میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر "براہین احمدیہ" ہے آپ نے اس کتاب میں نہایت تحدی کے ساتھ جملہ مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کا چیلنج دیا اور براہین احمدیہ میں بیان کردہ دلائل کا مقابلہ کرنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ فرمایا۔ مگر کسی کو مقابل پر دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں "مذاہب عالم" کا جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم کی خوبیاں بیان کیں۔ اس جلسہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بوجہ بیماری شامل نہ ہو سکے مگر آپ کا مضمون پڑھا گیا جس کے متعلق خدا نے پہلے سے خبر دے دی تھی کہ یہ مضمون باقی مضامین پر غالب رہے گا۔ چنانچہ اس لیکچر کے اختتام پر دوست و دشمن نے اس مضمون کے بالا رہنے کا اعتراف کیا۔ آپ کا شاندار لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے شائع شدہ موجود ہے

غرض آپ نے دنیا کے سامنے مختلف پیرایوں میں یہ بات بیان فرمائی کہ اگر کوئی مذہب دنیا میں زندہ ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلےٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام سے اور آہستگی سے یہ اعلےٰ زندگی ثابت کرالے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے کہ میں اسبات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے کرشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(لیکچر زندہ رسول)

سو خوش قسمت ہے وہ انسان جو ان باتوں کو سن کر انہیں اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ اور پھر علیحدگی میں سنجیدگی سے ان پر سوچ بچار کرتا ہے آج روحانی زندگی صرف اور صرف احمدیت میں ہی نظر آتی ہے۔ اطمینان قلب اور تسکین روح صرف اسلام میں ہی میسر آ سکتی ہے۔ پس اگر آپ روح کی تسکین اور روحانی زندگی کے خواہاں ہیں تو احمدیت میں شامل ہو کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی اتباع کو اختیار کریں کہ اسی میں رب خیر و برکت ہے۔ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان پنجاب انڈیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں کیا ہوتا ہے؟

(ازمکرم مولوی غلام باری صاحب سیف واقف زندگی)

اخبار آزاد مورخہ ۵ر فروری میں "مرزائیت کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہوتا ہے" اور "ربوہ میں کیا ہوتا ہے" کے عنوان کے نیچے لکھا ہے:-

"مندرجہ ذیل خط جو ایک "احمدی" نے ایڈیٹر آزاد کے نام لکھا درج ذیل ہے"

یہ "احمدی" بھی اسی قسم کا ہے۔ جس قسم کے احمدی ناموں سے پچھلے دنوں احراریوں نے ٹریکٹ لکھے تھے۔ خود ٹریکٹ لکھتے اور نیچے نام کسی احمدی کا لکھ دیتے۔ یا لکھ دیتے انجمن خدام احمد تا عوام کو یہ دھوکہ لگے کہ یہ احمدیوں کی طرف سے ٹریکٹ لکھے گئے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اس کے بعد لکھا ہے "ربوہ ضلع جھنگ میں جہاں کہ جماعت احمدیہ قادیان کا نیا مرکزی شہر تعمیر ہو رہا ہے۔ وہاں کے اندرونی حالات مجھے ایک واقف احمدی صاحب سے اتفاقیہ طور پر معلوم ہوئے ہیں" اس فقرہ کو اوپر کے فقروں کے ساتھ ملا کر پڑھئے آزاد کا سچ سے آزاد ہونا واضح ہو جاتا ہے اس کے بعد لکھا ہے وہ احمدی صاحب انہیں لکھتے ہیں یا بعد میں لکھا کہ احمدی صاحب نے انہیں بتایا۔

"جو کم سن بچے اپنی معصومیت کی وجہ سے زندگیاں وقف کر کے یہاں آتے ہیں ان سے بدترین سلوک کیا جاتا ہے ان کی کوئی آواز نہیں اور کوئی بھی اثر نہیں ہے"

ایک واقف زندگی ہونے کی حیثیت سے میں آزاد کی ان سطور کا جواب دیتا ہوں۔ یوں اس کا اصل جواب تو یہی ہے کہ جماعت کے مخلص نوجوان بچے بھی اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کریں۔ احرار کو وقف سے خاص تعلق ہے۔ وہ یہ ہے ۱۹۳۴-۳۵ء میں جب احرار نے ایک ہنگامہ برپا کیا تھا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو یہ کہا کہ "شاہ صاحب گالیاں دینی مجھے نہیں آتیں۔ آپ کو بھی خدمت اسلام کا دعویٰ ہے۔ اور مجھے بھی اس پر فخر ہے۔ آیئے اسلام کی خاطر میں ایسے نوجوانوں کو پیش کرتا ہوں۔ جو غیر ممالک میں جا کر اسلام کی تبلیغ کریں اور بیس نوجوانوں کو آپ پیش کریں۔"

وقت گزر گیا۔ خدا کے قائم کردہ خلیفہ کی اس آواز پر سینکڑوں نوجوانوں نے لبیک کہا۔ اس وقت تک واقفین کی تعداد تین سو تک پہنچ چکی ہے۔ اور ہر وقف کرنے والا نوجوان ایک فارم معاہدہ پر دستخط کرتا ہے کہ میں اپنی ساری زندگی بلا کسی معاوضہ کے خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کرتا ہوں۔ احمدی نوجوان جانتا ہے کہ

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی کی راہ میں مرنا۔" (المسیح الموعود)

احمدی نوجوان اسلام کی خاطر اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔ ہمارے پیارے امام نے جماعت کی تربیت کی ہے۔ خدا نے اس کی آواز میں ایک خاص تاثیر رکھی ہے جماعت یہ جانتی ہے کہ اس کی تحریک پر عمل کرنا ہمیں دینی و دنیوی طور پر سرخرو کرتا ہے۔ پس وقف کے بعد کسی مطالبہ اور آواز کا سوال ہی نہیں۔ کوئی شیطان اب ہمیں اس راہ سے بھٹکا نہیں سکتا۔ ہم نے اپنی زندگیوں کے لئے یہ شاہ راہ معین کر لی ہے۔ کارواں چل پڑا ہے۔ اب مال و منال کی خواہش ملازمتوں اور عہدوں کی جھلک ہماری آنکھوں کو خیرہ نہیں کر سکتی ہم میں سے کئی ہیں۔ جنہوں نے ملازمتوں کو ترک کر کے اسلام کی خدمت پر کمر ہمت باندھ لی ہے۔ باقی معاملہ رہا سلوک کا تو پہلا جواب تو یہی ہے۔ کہ ہماری تربیت احمدیت نے اور ہمارے پیارے امام نے اس ماحول میں کی ہے کہ ؎

خدمت دیں کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمارا پیارا امام ہم سے ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ رحیم و شفیق ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے اس کی ذاتی رحمتوں اور شفقتوں کو محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و عزائم میں برکت دے۔ اللھم آمین

پس اے مدیر آزاد ؎

آگیا لطف اسیری کا چمن میں صیاد
ذبح کر ڈال مجھے قید سے آزاد نہ کر

اور باقی میں مدیر آزاد سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ واقفین کے ہمدرد آپ کب سے ہوئے ہیں؟ بقول آزاد ۵ر فروری صفحہ ۳ کالم ۲ دودھ کی رکھوالی چھٹیا بلی۔ ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

ہمارا ایمان ہے کہ اسلام ضرور ایک دن احمدیت کے ذریعہ سرفراز ہوگا۔ اس کی روحانی اور معنوی نعمتیں بھرپور ہوں گی۔ اور ہمیں اسی کے لئے کام کرنا ہے۔ یہی فرق ہے ایک احمدی اور احراری میں۔ احمدی کی تربیت احمدیت اور اس کے پیارے امام نے کی ہے۔ لیکن احرار نے مسلمانوں کے اخلاق کو تخریب پر آمادہ کیا۔ جس کا نتیجہ احرار نے خود انہیں مسلمانوں کے ہاتھ بھگتا۔ احرار نے اپنی لچھے دار تقریروں اور اشتعال انگیز تحریروں کے ذریعہ صرف مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا اور اسلامی اخلاقی ماحول اس کے گرد پیدا نہیں کیا۔ لیکن احمدیت نے اسلامی اخلاق کے نمونے پیدا کئے۔ یہی وجہ ہے کہ جو ایک دفعہ ربوہ میں آجاتا ہے۔ وہ یہ اثر لیکر جاتا ہے۔ کہ یہاں اسلام کے نقشہ کا رنگ بھرا جا رہا ہے۔ یہاں نمازیوں کی کثرت ہے۔ یہاں شعائر اللہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ یہاں ہر وقت کوئی نہ کوئی نیکی کی آواز کان میں پڑتی ہے یہاں سینما اور تماشہ گاہوں کا وجود نہیں ہے۔ یہاں ٹوٹی پھوٹی کچی عمارتوں میں اسلامی لٹریچر ملتا ہے۔ یہاں لائبریریاں موجود ہیں۔ یہاں عربی کے کالج موجود ہیں۔ کبھی کوئی واقف زندگی سبز پگڑی باندھے یہاں گاڑی کے ذریعہ بیوی بچوں کو چھوڑ کر تبلیغ اسلام کیلئے بیرونی ممالک کو روانہ ہوتا ہے۔ کبھی کوئی مجاہد واپس ہو رہا ہوتا ہے۔ اور دیار غیر میں تبلیغ اسلام کے واقعات بیان کر کے جماعت کے اندر تبلیغی جوش پیدا کرتا ہے۔ یہاں گردو غبار میں جرمن، چین، سوڈان انڈونیشیا، امریکہ کے طلبہ تحصیل علم کے لئے سرگرداں نظر آتے ہیں۔ مدیر آزاد ہمارا آنریری مبلغ بھی تلقین کرے کہ لوگ یہاں آئیں تاکہ "مرزائیت کا بے نقاب چہرہ وہ خود دیکھ لیں" اور ہم بھی گزارش کرتے ہیں کہ دوست آئیں اور دیکھیں کہ اسلام کا نمونہ کون پیش کر رہا ہے مجلس احرار یا جماعت احمدیہ احباب خود دیکھیں اور فیصلہ کریں۔

جماعت احمدیہ کراچی کی تبلیغی سرگرمیاں

۱۔ یہاں پر احرار کی جانب سے ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں محمد علی امیر احرار و خطیب شجاع آبادی نے تقاریر کیں اور اپنی عادت کے مطابق زہر اگلا۔ اس کے جواب میں جماعت کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں ان کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے نیز اس سلسلہ میں ایک ٹریکٹ ۵۰۰۰ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

۲۔ تبلیغی سلسلہ میں طلبہ کی تنظیم ہے۔ جو ہر ہفتہ ۲۰۰ کی تعداد میں انگریزی میں تبلیغی ٹریکٹ شائع کرتے ہیں۔ یہ ٹریکٹ ۸۰۰ تک شائع ہو چکے ہیں۔

۳۔ مجلس مذاکرہ علمیہ کے زیر اہتمام ہر ہفتہ قریباً ۶۰ - ۷۰ افراد کو پیغام احمدیت پہنچ جاتا ہے اور ان کو سوالات کا بھی موقع دیا جاتا ہے۔

۴۔ زیر تبلیغ افراد کی ملاقات مقامی مبلغ سے کرائی جاتی ہے۔ اس ماہ میں قریباً ۵۰ افراد کی ملاقات ہوئی۔ اور ان کو تبلیغ کی گئی۔

اس ماہ میں پانچ تبلیغی جلسے ہوئے۔ نیز ۲۰۰۰ کی تعداد میں ایک ٹریکٹ "اسلام کے سچے عقیدے" شائع کیا گیا۔

(مرسلہ نظارت دعوت و تبلیغ ربوہ)

شکریہ احباب

بندہ $\frac{1}{15}$ ۲۳ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لاہور کی عدالت سے اس مقدمہ میں جو بعض مخالفین نے میرے خلاف کھڑا کیا تھا۔ بری ہو گیا ہے فالحمد للہ بندہ تمام دوستوں کا جنہوں نے کسی طرح بھی بندہ کی اس کیس میں مدد کی ہے۔ اور خصوصاً دعاؤں سے مدد کی ہے۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ میرزا بشیر احمد صاحب ۲۴ اور دوسرے درویشان قادیان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے دوبارہ دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آئندہ بھی ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور ترقیات کے سامان پیدا فرمائے۔

(خاکسار، ڈاکٹر عطاء اللہ خان احمدی)

تاش کھیلنا لغویات سے ہے

قرآن کریم میں روحانی مراتب میں دوسرا مرتبہ جو بیان کیا گیا ہے۔ وہ آیت والذین ھم عن اللغو معرضون (پ ۱۸) کی صورت میں ہے۔ کہ مومن کی شان یہ ہے۔ کہ وہ لغویات سے اعتراضات کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے درس القرآن میں اللغو کے ماتحت لکھا ہے۔ کل باطل۔ کل معاصی لغو میں داخل ہیں۔ تاش۔ گنجفہ۔ چوسر سب ممنوع ہیں گپیں ہانکنا۔ نکتہ چینیاں وغیرہ (درس القرآن صفحہ ۱۰۴)

اس مختصر نوٹ کو نظارت تعلیم و تربیت بدیں غرض شائع کراتی ہے۔ تا جماعتوں کے تمام عہدیداران ان امور کی نگرانی کریں۔ اور جماعتوں کی تربیت میں ان کا خاص طور پر خیال رکھیں اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنی ماہوار رپورٹ میں لغویات کے ازالہ کی کوشش کا بھی ذکر فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امتحانات میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

مندرجہ ذیل طلباء اس سال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ مبشر احمد باجوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول احمدیہ

صادق نور " "
محمود احمد انور " "
بشارت احمد " "

احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا رجسٹرڈ:- اسقاط حمل کا مجرب علاج:- فی تولہ ۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے:- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مختصرات

استنبول ۲۳ فروری:- ترکی کے وزیر مملکت جو یورپ کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔ تمباکو کے اس معاہدہ کی تفصیلات بتائیں۔ جو ابھی جرمن سے کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے ترکی کا تمباکو جرمن منڈیوں میں جا سکے گا۔

وزیر مذکور نے بتایا۔ کہ اب تک مغربی جرمن حکومت نے سیگریٹ اور تمباکو پر بہت زیادہ ٹیکس لگا رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے جرمنی میں ترکی کے تمباکو کا استعمال بہت ہی کم تھا۔

عمان ۲۳ فروری۔ اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی نے یہاں اعلان کیا ہے۔ کہ ۵۰۰ ان پناہ گزینوں کو بیج اور زراعت کے دوسرے سامان دے کر مدد کرنے کو تیار ہے۔ جو سرکاری اراضی کو استعمال کرنا چاہتے ہوں۔ ادارہ نے پناہ گزینوں کے متعلق اپنی راشن کی پالیسی کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ جن پناہ گزینوں کی آمد فی ۱۵ دینار ماہوار ہے۔ انہیں آئندہ راشن نہیں ملا کرے گا۔ ایک اپیل کمیٹی ان پناہ گزینوں کے متعلق غور کر رہی ہے۔ جن کی ماہوار آمدنی سات اور ۱۵ دینار ماہوار کے درمیان ہے۔ (اسٹار)

پیرس ۲۳ فروری۔ گذشتہ چھ مہینوں میں فرانس میں پٹرول صاف کرنے کے کارخانے کے کاموں میں اتنی ترقی ہو گئی ہے۔ کہ اب یہاں ہر سال ۱۶۰,۸۰,۰۰۰ ٹن میلا تیل صاف کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ جولائی کے مقابلہ میں یہ مقدار تقریباً ۱۳,۰۰,۰۰۰ ٹن زیادہ ہے۔ اس وقت کارخانے اپنی صلاحیت کے ۹۵ فی صدی تک کام کر رہے ہیں۔ لیکن اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ سال کے آخر تک ۱۰۰ فی صدی کی سطح تک کام پہنچ جائے گا۔ (اسٹار)

دمشق ۲۳ فروری:- شامی حکام مکانات کی تعمیر کے ایک نئے منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر رہے ہیں۔ جس کے تحت دمشق۔ حلب۔ لطاکیہ۔ اسجہ قمشلی۔ حماص۔ طرطوس۔ حامہ اور سویدہ میں ۲,۰۰۰ سستے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس منصوبہ کے لئے سرمایہ مجوزہ شامی اراضی بنک فراہم کرے گا۔ اور یہی بنک سول سروس کے چھوٹے ارکان کو طویل المدت احتیاط کے ذریعہ ادائیگی کے تحت ان مکانات کی فروخت کی بھی نگرانی کرے گا۔ (اسٹار)

لنڈن ۲۳ فروری:- کمیلے اخبارات کے نامہ نگار ایتھنز کے بیان کے مطابق امید کی جاتی ہے کہ فرانس سے ترکی جانے والی مسافر گاڑیاں جو مشرق وسطیٰ کو مغربی یورپ سے ملاتی ہیں۔ جلد ہی بحال کر دی جائیں گی۔ نامہ نگار مذکور نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس ماہ کے وسط سے دس سال کے بعد پہلی دفعہ یوگوسلاویہ اور یونان کے درمیان ریلوے اور ڈاک کی سروس دوبارہ بحال ہوئی ہے۔

امریکی آلے سے لدی ہوئی پہلی یونانی گاڑی سالونیکا سے چل کر جس وقت سرحد عبور کر کے یوگوسلاویہ سے آتی ہوئی ڈاک یونان پہنچی۔ (اسٹار)

بغداد ۲۳ فروری:- عراقی وزیر اعظم نوری پاشا السعید اور وزیر اقتصادیات مسٹر عبد المجید محمود کو پاکستان آئے ہوئے عراقی تجارتی وفد کے قائد مسٹر ممتاز الافندی کے مراسلے موصول ہوئے ہیں۔ جن میں پاکستان سے تجارتی معاہدہ مکمل ہونے کے متعلق پُر امیدی کا اظہار کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

خاص نمبر کا تحفہ

جو احباب اپنے دوستوں کو خاص نمبر ہدیۃً بھجوانا چاہیں وہ اس کی رقم ۵/ فی پرچہ کے حساب سے دفتر ہذا کے پاس معہ تفصیل ایڈریس ۲۶ فروری تک پہنچا دیں۔ اس سے انہیں خرچ ڈاک اور دیگر محنت کی بچت رہے گی۔ اور پرچہ جلدی منزل مقصود تک پہنچ سکے گا۔

نوٹ:۔ اگر احباب ۲۶ فروری تک رقم پہنچا نہ سکتے ہوں تو منی آرڈر کر کے نمبر منی آرڈر سے اطلاع دے دیں۔ تعمیل ارشاد کی کوشش کی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

خاص نمبر کے خواہشمند

احباب کرام نوٹ فرمالیں کہ زائد پرچوں کے لئے جن خریداروں کی رقم ۲۷ فروری ۱۹۵۱ء کی دوپہر تک پہنچ جائے گی۔ انہیں ۵/ فی پرچہ کے حساب سے خاص نمبر مل سکے گا اس کے بعد ۶/ فی پرچہ کے حساب سے بھجوایا جا سکے گا۔ کیونکہ تاریخ اشاعت کے بعد پوسٹیج زیادہ ادا کرنا ہوگا۔ رقم بصورت پیشگی آنی ضروری ہے۔ وی پی کے لئے دوست ارشاد نہ فرمائیں۔ (مینیجر)

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی پی کا انتظار نہ کریں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

حب کیساپ } جسم کو گرم کرنے والی دوا۔ کمزوروں اور بوڑھوں کے لئے مفید۔ قیمت یکصد گولیاں ۸/۱ روپیہ:-
معجون مقوی } سرد جسم کو گرم کرنے والی خون کا دوران تیز کرنے والی دوا ضرور کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہئے قیمت فی تولہ ۱/
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بعدالت جناب خان عالمگیر خان ایڈیشنل نائب تحصیلدار صاحب چکوال

مقدمہ تقسیم فضل دین ولد ضیاء الدین قوم لوہار ساکن لکھوال ضلع جہلم — سائل

بنام

فضل خان و مصری خان پسران سلطان احمد قوم چوہان تحصیل ساکنان ڈیرو تحصیل چکوال — مسئول علیہم

درخواست تقسیم اراضی تعدادی — کنال نمبرات خسرہ ۳۱۳-۳۱۴-۳۳۶ واقعہ رقبہ ڈیرو تحصیل چکوال ضلع جہلم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں فضل خان و مصری خان پسران سلطان احمد قوم چوہان تحصیل ساکنان ڈیرو دیدہ دانستہ روپوش ہیں۔ بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتقرر ۳/۵۱ ۷ کو حاضر عدالت آ کر پیروی مقدمہ کریں۔ یا بذریعہ مختار یا وکیل پیروی کرا دیں۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر نہ آویں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۶/۲/۵۱

دستخط حاکم ..... ایڈیشنل نائب تحصیلدار صاحب

مہر عدالت

آرام دہ سفر
لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۳۰-۵ بجے شام چلتی ہے
چوہدری سردار خان مینیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

وعدہ کے بعد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

(۱) مغربی پاکستان کے لئے وعدہ کی آخری تاریخ گذر چکی ہے اب آپ کو وعدہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

(۲) اگر آپ کے ذمہ سال سولہ یا چھٹے سال کا بقایا ہے تو یاد رہے کہ آپ کا نئے سال کا وعدہ اس شرط پر منظور کیا گیا ہے کہ آپ یہ بقایا ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء تک ادا کر دیں گے۔ اس کے لئے آپ کو ابھی سے کوشش فرمانی چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے اس قرض سے جلد سے جلد سبکدوش ہو جانا چاہیئے

(۳) اگر آپ کے سابقہ سالوں کے تمام وعدے ادا شدہ ہیں تو اپنے ہمسایہ بھائی کو تحریک فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدال علی الخیر کفاعلہ۔ نیکی کی تحریک کرنے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔

(۴) اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھیں۔ کوشش کریں کہ نئے سال کا وعدہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک ادا ہو جائے۔ اس تاریخ تک ادائیگی کرنیوالے دوست سابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہوں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

وکیل المال ثانی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخراج از جماعت و مقاطعہ

چودہری بشیر محمد صاحب واقفِ زندگی آف موضع لقا پور باوجود صریح احکام کے اپنی ڈیوٹی پر سندھ حاضر نہیں ہوئے۔ بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔

ناظر امور عامہ

درخواست دعاء

اباجان ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب جلسہ کے بعد سے بیمار ہیں۔ بخار کے ساتھ سخت سردرد کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت بے چین رہتے ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

شیخ نصیر احمد کنری سندھ

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

محمد شریف ہاشمی قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ

مرزا سمیع احمد صاحب ظفر کلرک نظارت امور عامہ ربوہ کے ہاں ۹ فروری کو خدا تعالےٰ نے پہلا فرزند عطا کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور درازی عمر عطا فرمائے۔ عبد الحمید کلرک

الفضل کا خاص نمبر

زعمائے احرار کی ملتان کانفرنس کی تقریروں پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف نے احراری لیڈروں کی تقریروں پر ایک سیر کن تبصرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ان تمام مشہور اعتراضات کے جوابات آگئے ہیں۔ جن کو آئے دن احراری جگہ بجگہ جلسے کر کے دہراتے پھرتے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعتہائے احمدیہ کے عہدداروں کو اپنی ضرورت کے مطابق فوراً آرڈر دینے چاہئیں۔ الفضل کا یہ خاص نمبر اندازاً ۳۲ صفحات پر مشتمل ہو گا۔ اور قیمت اندازاً ۵ر فی پرچہ ہو گی۔ انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ اس ماہ کے آخر تک پرچہ احباب کے ہاتھوں میں دیدیا جائے۔ پرچہ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اسلئے پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دی جائیگی خاص نمبر کے لئے اشتہارات کی جگہ بھی مشتہرین فوری طور پر ریزرو کروالیں اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مینیجر الفضل)

وزیر خارجہ نے ملک کے جذبات کی صحیح رہنمائی کی ہے

لاہور ۲۳ فروری۔ سر ظفر اللہ خاں نے انگلو امریکن قرارداد کے متعلق جن خیالات کا اظہار سکیورٹی کونسل میں کیا ہے۔ کم و بیش اسی قسم کے جذبات کا اظہار تمام پاکستان میں کیا جا رہا ہے۔ کشمیری حلقوں میں اس قرارداد کو امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو خوش کرنے کی ایک اور کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ جو استصواب سے کنی کترا رہا ہے۔

سر اووِن ڈکسن کی جگہ ایک اور نمائندے کے تقرر کو دراصل ایک کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ جو معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ (مغربی پاکستان)

اینگلو امریکی قرارداد پر حیرانی

کراچی ۲۳ فروری آج کراچی کے سرکاری حلقوں میں اینگلو امریکی قرارداد پر انتہائی حیرانی کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ جہاں اس قرارداد میں اس تنازعہ کو اہم مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔ وہاں اسے حل کرنے کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔

نیویارک۔ ۲۳ فروری۔ پنسلوینیا یونیورسٹی اور شکاگو یونیورسٹی کے مشرقی انسٹیٹیوٹ کے ماہرین آثار قدیمہ نے اطلاع دی ہے کہ بغداد سے ۱۰۰ میل جنوب میں زرعی امور کے متعلق ۴۰۰۰ سال پرانا ہدایت نامہ نپّور کے نزدیک پایا گیا ہے (اسٹار)

ماریشش کی چائے کی پیداوار

لندن ۲۴ فروری۔ ماریشش میں جہاں کبھی ۳۵,۰۰۰ پاؤنڈ چائے سالانہ درآمد کی جاتی تھی۔ اب ملک میں چائے کی کاشت کی پابندیاں دور ہونے کے بعد ۹۰,۰۰۰ پاؤنڈ چائے پیدا ہوتی ہے۔

توقع ہے کہ ۱۹۵۰ء میں شکر کی پیداوار تمام پچھلے ریکارڈ توڑ دے گی۔ اب تک سرکاری اعداد موصول نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ۱۹۵۰ء میں ۱۹۴۹ء کے ۶۰۰۰ ٹن سے زیادہ شکر تیار کی گئی ہے۔ (اسٹار)